ڈاکٹر حافظ عبدالغفور صاحب
اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ دینیات اسلامیہ کالج پشاور یونیورسٹی

حضرت اخوند درویزہؒ کے حالاتِ زندگی

نوٹ :۔ راقم الحروف نے "حضرت اخوند درویزہ کے حیات و آثار اور ان کا فلسفہ تصوف" کے موضوع پر پنجاب یونیورسٹی سے پی۔ ایچ۔ ڈی کی ڈگری کی ہے۔ الحق کے قارئین کے لئے موصوفؒ کی زندگی پر ایک مختصر مضمون پیش خدمت ہے۔ تنقید نگار حضرات یا وہ حضرات جن کے پاس ان کا مواد خاص ہو۔ براہِ راست راقم الحروف سے رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔

نام و نسب | آپ اخوندؒ کے لقب سے مشہور ہوئے۔ آپ کا اصلی نام درویزہؒ ہے۔

۱۔ یہ ایک لقب ہے جو وسطی ایشیا اور ایران میں خواجہ آفندی کی جگہ علماء کے لئے استعمال ہوا ہے۔ [بعض] اوقات ایک خاص دینی منصب کے لئے بھی مستعمل ہوتا تھا۔ یہ لفظ آفندی (ی) کی بجائے [بھی] استعمال ہوتا ہے۔ مغربی ترکستان میں یہ دینی پیشوا اور بلند مرتبہ علماء کے علاوہ محلے کے اماموں کے لئے بھی [ا]ستعمال ہوتا تھا۔ اور اماموں و مفتیوں کے درمیان واسطے کا کام بھی دیتا تھا۔ بدصو کے اطراف اور خصوصاً دریائے [...]کے حوضے میں مغلوں کے زمانے میں بھی جو عیسائی ترک آباد تھے۔ ان کے پادریوں کو ارتون یا ارخون کہا جاتا تھا [ی]ہ بالکل ممکن ہے کہ اس لفظ نے آگے چل کر اخون کی شکل اختیار کر لی ہو۔
(ماخوذ دائرہ معارف اسلامیہ ج ۳ ص ۲۰۹)

۲۔ اخوند اس زمانے میں پی۔ ایچ۔ ڈی ڈاکٹر کو کہتے تھے اور عربی میں علامہ کو بھی کہا جاتا تھا۔
ماخوذ تاریخ ریاست سوات صہ ۴۲۔ از محمد آصف خاں)

۳۔ "اخون" اخوند کا مرخم ہے۔ یہ تورانی لفظ ہے جس کے معنی متبحر عالم کے ہیں۔ اس کے معنی علامہ کے بھی [ہو] سکتے ہیں۔ ترخیم اس وقت ہوتی ہے جب کہ آخری حرف زبان پر ثقیل ہو۔ چونکہ یہاں بھی دال جو کہ آخری حرف ہے [زب]ان پر ثقیل تھا لہٰذا بولنے میں "اخون" اور لکھنے میں "اخوند" آئے گا (ماخوذ تذکرہ مشائخ سرحد ص ۲۵۔ از سید امیر شاہ قادری)
(باقی حاشیہ اگلے صفحے پر)

آپ نسبًا تاجکؑ اور .....

بقیہ حاشیہ - ۲ - (i) مصنف تاریخ ریاست سوات نے آپ کا اصلی نام عبدالرشید بتایا ہے۔
(ماخوذ تاریخ ریاست سوات ص ۷، ۵ - ۵۸)

(ii) روحانی رابطہ میں آپ کا نام عبداللہ المعروف الهداد ذکر ہوا ہے۔
ماخوذ روحانی رابطہ ص ۱۱۵ - از عبدالحلیم اثر)

یہی رائے نصراللہ خان نصر کی بھی ہے۔ (اخوند درویزہ ص ۱۱ - ۲ - از نصراللہ نصر)
مگر اس رائے سے اتفاق نہیں۔ کیونکہ یہ نام حضرت اخوند درویزہ کے ایک بیٹے کا ہے۔

(iii) اللہ بخش یوسفی کا خیال ہے کہ یہ دونوں القاب ہیں۔ امل الذکر علامہ کے مترادف ہے اور موخر الذکر اس وجہ سے مشہور ہوا کہ علماء کو محلے یا گاؤں کے گھروں سے آواز دے کر وظیفہ (سامان خوراک) دینے کی رسم انہوں ہی نے جاری کی تھی۔ اور اس وقت پشاور۔ مردان۔ سوات اور دیگر بعض علاقوں کی مساجد کے طلبا، "وظیفہ لاؤ ایماندارو" کی جو آواز دیتے ہیں وہ انہی اخوند درویزہ کی ایجاد ہے۔
(ماخوذ یوسف زئی پٹھان ص ۲۷۸ - از اللہ بخش یوسفی)
(تذکرہ صوفیائے سرحد ص ۲۳۳ - از اعجاز الحق قدوسی)

انسائیکلو پیڈیا آف اسلام کا مقالہ نگار ان کا نام عبدالکریم بتاتا ہے حالاں کہ یہی نام اخوند درویزہ کے بڑے صاحبزادہ کا ہے۔

میاں تقویم الحق کاکاخیل نے دیباچہ مخزن اسلام میں اخوند درویزہ کا اصلی نام " درویزہ "، باپ کے نام گدائی کی مناسبت سے لکھا ہے۔ اور پختونوں میں اب بھی ملنگ، کچکول، فقیر اور قلندر وغیرہ کے نام عام ہیں۔ ان کی دوسری رائے یہ ہے کہ خود اخوند درویزہ نے اپنا نام ہر جگہ درویزہ لکھا ہے (دیباچہ مخزن اسلام)
راقم الحروف بھی میاں تقویم الحق کاکاخیل کی رائے سے اتفاق کرتا ہے۔ کیونکہ حضرت اخوند درویزہ نے خود اپنے آپ کو اس نام سے لکھا ہے جو سب سے بڑی دلیل ہے۔

لؑ مشہور انگریز مورخ سر اولف کیرو نے آپ کا خاندان تاجک نسل سے منسلک کیا ہے۔
(پٹھان از اولف کیرو ص ۲۷۹ - ۲۸۰ - اردو ترجمہ سید محبوب علی۔ مطبوعہ خیبر میل پریس پشاور، صدر)

دوسرا قول حضرت اخوند درویزہ کا اپنا ہے۔ فرماتے ہیں کہ قرابت پدر ما بسلاطین بلخ می گردد۔ ہمارے قدما کے نزدیک ہمارا پدری نسب نامہ ترک نسل پر منتہی ہوتا ہے (تذکرۃ الابرار والاشرار ص ۱۰۵ - از اخوند درویزہ)
(باقی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

مسکناً پشاوری تھے۔[1] آپ کی والدہ ماجدہ کا خاندان سلاطین بلخ سے ملحق ہوتے ہوئے سلطان سکندر ذوالقرنین تک جا پہنچتا ہے۔[2]

جائے پیدائش و سن ولادت آپ کی مقام پیدائش صحیح طور پر معلوم نہیں۔ مگر سید تقویم الحق کاکا خیل نے آپ کی جائے پیدائش علاقہ بونیر کے قبیلہ چغرزئی میں اسماعیل خیل کے دیہات میں بیان کی ہے۔[3] چونکہ آپ کے دادا محترم شیخ سعدی کو علاقہ ملبزئی میں مندرنڑ قبیلے کے ساتھ حصہ ملا ہے۔ لہذا آپ کے خاندان کی مکمل سکونت وہاں پہ ہوئی جس کی وجہ سے آپ کی پیدائش یہاں پر ہوئی۔[4] عبدالحلیم اثر نے آپ کی جائے پیدائش ضلع پشاور کے مندیزو نامی گاؤں میں بتائی ہے[5] مگر بعد میں انہوں نے بھی اپنے اس قول سے رجوع کرتے ہوئے اول الذکر رائے کو ترجیح دی ہے جو مطالعوں سے صحیح ثابت ہوتی ہے۔

اسی طرح آپ کی سن ولادت میں بھی اختلاف ہے۔

روحانی رابطہ کے مؤلف نے آپ کی سن ولادت ۹۴۰ھ / ۱۵۱۱ء لکھی ہے[6]

سید امیر شاہ قادری نے ۹۵۶ھ / ۱۵۲۷ء بیان کی ہے[7]

بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خود اخوند درویزہ نے اپنے اسلاف کے اقوال کی روشنی میں تاجک قوم کو ترکی النسل ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ اور اسی روایت کی بنیاد پر متاخرین تذکرہ نگار نے بھی حضرت اخوند درویزہ کا نسب تاجک بیان کیا ہے۔ (مقدمہ مخزن و تذکرہ صوفیائے سرحد ص ۲۲۹)

مشہور افغان تاریخ دان عبدالحلیم اثر نے بھی حضرت اخوند درویزہ کا خاندان تاجک نسل بیان کیا ہے (تاجک کی تاریخ کے لئے ملاحظہ ہو پشتو رسالہ ماہ جنوری ۱۹۸۲ء ص ۲۴۔ از ڈاکٹر محمد حنیف پشتو اکیڈیمی پشاور یونیورسٹی)

[1] چونکہ آپ کی زندگی کا زیادہ حصہ پشاور میں گذرا ہے۔ آپ کا مدفن اور مزار بھی پشاور میں ہے، لہذا آپ کو ننگرہاری ثم پشاوری کہا گیا ہے۔ آپ کے نام کے ساتھ اکثر جگہوں میں پشاوری کہا گیا ہے۔ آپ کے آباؤ اجداد افغانستان کے ضلع ننگرہار سے تشریف لائے تھے۔ اس لئے آپ اپنے آپ کو ننگرہاری بھی کہتے ہیں۔ (ماخذ تذکرہ علماء ہند ص ۵۹۔ از سید رحمان علی و خزینۃ الاصفیاء از مفتی غلام سرور)

[2] تذکرۃ الابرار والاشرار ص ۱۱۳۔۱۱۴ [3] مقدمہ مخزن ص ۴۔۵

[4] مقالہ اخوند درویزہ ص ۳۔ از نصر اللہ خان نصر [5] روحانی رابطہ ص ۵۱۲ [6] ایضاً ص ۵۱۱ [7] تذکرہ مشائخ سرحد ص ۲۵

عبدالروف بینوا نے بھی آپ کی سنِ ولادت ۹۴۰ھ/ ۱۵۱۱ء بیان کی ہے[۱]

یہی قول قوی تصور کیا جاتا ہے کیونکہ اکثریت کی رائے میں یہی تاریخ مذکور ہے۔

آپ کا شجرۂ نسب خلیفۂ سوئم، داماد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، ذوالنورین ذوالھجرتین حضرت عثمان بن عفانؓ تک جا پہنچتا ہے[۲]

آباؤ اجداد آپ کے والد بزرگوار کا نام گدائی تھا۔ آپ کے اسلاف پندرھویں صدی عیسوی کے آخر تک ننگرہار (افغانستان) میں آباد تھے۔ مگر رجب ۸۹۰ھ/ ۱۴۸۵ء میں یوسف زئی قبیلے نے افغانستان کے مغل فرماں روا مرزا الغ بیگؒ (متوفی ۹۰۷ھ/ ۱۵۰۱ء) کے ساتھ کشمکش کی بنا پر وادیٔ پشاور کی جانب کوچ کیا تو حضرت اخوند درویزہ کے اسلاف بھی اس قافلے کے ہمراہ آئے[۳]

۱؎ دافغانستان نومیالی ص ۱۲۔ از عبدالروف بینوا۔ معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے بھی افغان محقق عبدالحلیم اثر سے ماخذ کیا ہے ۲؎ میاشینوہ پشتو رسالہ ص ۲۲ ماہ مئی از رحیم شاہ رحیم (پشتو اکیڈمی پشاور یونیورسٹی)۔

راقم الحروف نے بھی اس شجرہ کو معلوم کرنے کے لئے حضرت اخوند درویزہ کے رشتہ داروں سے ملاقات کی ہے۔ انہوں نے بھی اس نسب نامے کی تصدیق کی ہے۔ اور چونکہ یہ پہلے رحیم شاہ رحیم چھاپ چکے ہیں اسی لئے حوالہ ان کو منسوب کیا جاتا ہے۔

۳؎ مرزا الغ بیگ بن ابو سعید بابر کا دادا تھا۔ ابو سعید پندرھویں صدی کے وسط میں تیموری شہزادوں میں سب سے زیادہ طاقت ور تھا۔ دہلی کے حکمران مغلیہ خاندان کا مورثِ اعلیٰ تھا۔ بہت سے مصنفوں کو اس الغ بیگ پر مشہور و معروف الغ بیگ کا دھوکہ ہوا ہے۔ جو ماہر تعمیرات، سائنس دان اور ماہر فلکیات تھا۔ وہ شاہ رخ کا بیٹا اور تیمور کا پوتا تھا۔ اس نے سمرقند پر دو سال کے مختصر عرصہ تک حکومت کی۔ پھر اسے ۸۵۳ھ/ ۱۴۴۹ء میں قتل کر دیا گیا۔ وہ اور بابر کا چچا دونوں تیموری خاندان سے ہیں۔ لیکن وہ دونوں ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور دونوں زمانوں میں دو پشتوں کا فرق ہے۔ ماہر فلکیات الغ بیگ اپنے ہمنام کے دادا کا گہرا دوست اور رشتے کا بھائی تھا۔ اور اپنے دوست کے بیٹے ابو سعید کے ساتھ بڑی مہربانی سے پیش آتا تھا۔ قصہ مشہور ہے کہ ابو سعید نے ماہر فلکیات الغ بیگ کی یاد میں اپنے بیٹے کا نام بھی الغ بیگ رکھا۔ (دی پٹھان ص ۲۴۳، ۲۴۴۔ از سر اولف کیرو ترجمہ سید محبوب علی ۴؎ دی پٹھان کیرو صہ ۱۷۳۔